ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

بلوچستان میں منتخب فقہی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Selective Jurisprudential Services in Baluchistan

Dr. Shabir Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, BUITEMS University, Quetta

Dr. Shahab Naimat Khan*
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, BUITEMS University, Quetta

Abstract
The scholarly history of Balochistan holds a distinguished place due to the significant contributions of its scholars in the field of Islamic jurisprudence. These scholars not only actively opposed shirk and bid'ah, but also played a vital role in the dissemination of Qur'anic teachings and the promotion of authentic Islamic practices. Their contributions to jurisprudential literature are particularly noteworthy. This paper presents a concise analytical overview of these scholarly efforts. Among the notable juristic works highlighted are: Fazā'il-e-Ramadan al-Mubarak by Maulana Sanaullah Bhagwi, Sharʿī Ḍābita Dīwānī by Maulana Shams al-Haq Afghani, Dīn kī Bātein by Maulvi Abdul Shakoor Torwi, Fazā'il-e-Namaz by Mufti Muhammad Abdul Rahim, Fazā'il wa Barakāt-e-Wuduʾ by Maulana Abdul Qudoos al-Hasani, Masā'il-e-Ramadan by Abu Mazhar Abdul Latif Dharam, Al-Hudood by Ghulam Kibriya Khan, and Muʿīn al-Farā'iḍ by Mufti Muhammad Hassan Ajmeri. These works address critical areas of Islamic belief, worship, transactions, criminal law, and inheritance, and are characterized by their clear and accessible style. Overall, the juristic services of Balochistan's scholars stand as a milestone in religious education and represent an enduring contribution to the development of Islamic jurisprudence.

Keywords: Jurisprudence, Belief, Worship, Transactions, Criminal Law, Inheritance

تعارف

بلوچستان کے علماء کی علمی، سیاسی، اصلاحی، تبلیغی اور تصنیفی خدمات اس ملک کی تاریخ کا ہمیشہ ایک روشن باب رہی ہیں۔ یہاں کے مقامی علماء نے ایک طرف تو پورے علاقے میں شرک وبدعت کا قلع قمع کرنے میں کوشش صرف کر دی۔ اور دوسری طرف دین اسلام کی اشاعت اور کتاب وسنت کی ترقی وترویج میں ایسے شاندار علمی کارنامے سرانجام دیئے جو کہ تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ فقہی خدمات کے سلسلہ میں مقامی فقہاء نے جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے، تاہم جہاں تک رسائی ممکن ہو سکی ہے، فقہ کے سلسلہ میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ ذیل میں بلوچستان کے علماء کرام کی فقہی خدمات کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

* Email of corresponding author: shahab.naimat@gmail.com

کتاب: فضائل رمضان المبارک از مولانا ثناء اللہ بھاگوی

مولانا ثناء اللہ بھاگوی صوبہ بلوچستان کے ضلع بھاگ کے رہائشی ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی۔ اس کے بعد صوبہ سندھ کے مختلف مدارس میں زیر تعلیم رہے۔ جامعہ اشرفیہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ضلع بھاگ تشریف لائے اور یہی مدرسہ دار العلوم بھاگ میں درس و تدریس سے منسلک رہے اور ساتھ ہی تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ زیر نظر کتاب میں رمضان المبارک کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے۔ کتاب میں شامل مضامین کی فہرست درج ذیل ہے:

دعا افطار، تراویح، اعتکاف، ، فوائد روزہ، مسائل روزہ نیت روزہ، شب قدر، ماہ شوال میں چھ روزوں کی فضیلت۔، صدقہ فطر، عید کی نماز کا طریقہ۔[1]

نمونہ تحریر

نمونہ کے طور پر صفحہ بارہ سے عنوان "صدقہ فطر" سے پیش کیا جاتا ہے:

"روزہ نصف صبر ہے اور صبر کا اجر بے انتہا ہے۔ اور بے انتہا کا آدھا بھی بے انتہا ہوتا ہے۔ جس شخص پر زکوۃ فرض ہے اس پر صدقہ فطر بھی واجب ہے۔ زکوۃ کے مال پر سال گزرنا شرط ہے۔ مگر صدقہ فطر میں یہ شرط نہیں ہے۔ صدقہ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہوتے ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔ اگر کسی وجہ سے عید کے دن صدقہ فطر ادا نہ کیا تو بعد میں ادا کرنا واجب ہے ساقط نہ ہو گا۔"[2]

پروفیسر ڈاکٹر کلیم اللہ زاہد آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"مولانا ثناء اللہ ضلع بھاگ کے رہائشی ہیں ابتدائی تعلیم مدرسہ عربیہ دار العلوم ضلع بھاگ میں حاصل کی پھر مزید تشنگی علم بجھانے کے لیے سندھ کا رخ کیا اور وہاں مختلف مدارس میں تعلیم پاتے رہے۔ آخری مرحلہ میں جامع اشرفیہ سکھر کا رخ کیا اور سند فراغت یہی سے حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ اپنے آبائی علاقہ بھاگ واپس تشریف لے آئے یہاں مدرسہ دار العلوم میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ساتھ ہی آپ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔[3]

مصنف نے مذکورہ کتاب میں مسائل روزہ کا تفصیلی جائزہ مدلل انداز میں پیش کیا ہے اور روزہ کے تمام مسائل کا مختصر انداز میں احاطہ کیا ہے۔ یہ تمام اہم امور عام فہم اور سادہ زبان میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ کتاب علمی اعتبار سے بڑی مفید ہے لیکن کتاب ایک خامی مصادر و مراجع مذکور نہ ہونا ہے۔ آپ کی من جملہ تصانیف میں سے شجر الاصول فی حدیث الرسول ﷺ قابل ذکر ہے۔

کتاب شرعی ضابطہ دیوانی از مولانا شمس الحق افغانی

مولانا شمس الحق افغانی ایک بڑے عالم دین گزرے ہیں آپ سابقہ ریاست قلات میں بطور "وزیر معارف" خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں "اسلامی ضابطہ دیوانی کے قواعد کلیہ" کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب میں شامل مضامین کی فہرست یوں ہیں: اسلامی ضابطہ دیوانی، نکاح، طلاق، میراث، شفع و دعویٰ، شہادت وغیرہ۔[4]

نمونہ تحریر

نمونہ تحریر کتاب ہذا کے مقدمہ سے پیش کیا جاتا ہے:

"عوامی مفاد کے تقاضے کے پیش نظر خیال ہوا کہ میں خود پاکستان کی سرکاری زبان اردو میں "شرعی ضابطہ دیوانی مرتب کروں چنانچہ کثرت مشاغل کے پیش نظر تنگ وقت میں اسلامی قانون دیوانی کا ایک مختصر خاکہ تحریر کیا ہے۔"[5]

اس کتاب کے متعلق ڈاکٹر محمود وحید الرحمان شاہ لکھتے ہیں:

"یہ کتاب مطبوعہ 248 صفحات کے مندرجات چار مقالات کے متعدد ابواب وفصول پر پھیلے ہوئے ہیں۔ پہلا مقالہ مناکحات کے بیان میں، دوسرا مقالہ مالیات کے بیان میں، تیسرا مقالہ قوانین میراث کے بارے میں، چوتھا مقالہ قوانین عدلیہ کے بارے میں ہے۔"[6]

مذکورہ کتاب میں مؤلف نے مناکحات اور معاملات کے مسائل کو اسلامی ضابطہ دیوانی کے قواعد کلیہ اور جزیہ کو دفعات کی شکل میں مدون کرتے ہوئے نکاح، طلاق، بیوع، اجارہ، شرکۃ، مضاربت، شفعہ، ہبہ، فرائض اور قوانین عدلیہ سے متعلق بیشتر مسائل کو عام فہم اردو زبان میں تحریر کیا ہے۔

کتاب دین کی باتیں حصہ اول از مولوی عبد الشکور طوروی

مولوی عبد الشکور طوروی کا ذکر پہلے گزر چکا ہے زیر نظر کتاب میں نماز، نماز جمعہ، دعا مسنون، وضو استنجاء اور غسل کے بیان کے ساتھ شش کلمات کو معہ اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں شامل مضامین کی فہرست:

ارکان اسلام، توحید، نماز روزہ، زکواۃ، حج۔[7]

نمونہ تحریر

"ارکان اسلام میں سب سے بڑا رکن نماز ہے اسی نماز کو معراج المومنین فرمایا گیا ہے مسلمانوں کو جس قدر اس کی پابندی کی ضرورت تھی اسی قدر اس کی طرف سے بے توجہی کی جاتی ہے۔"[8]

نماز اسلام کے بنیادی ستونوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے، اور اسے "معراج المومنین" کہا جاتا ہے۔ یہ عبادت ہی ہے جو بندے کو اللہ سے جوڑتی ہے لیکن بدقسمتی سے یہ جتنی اہم ہے مسلمانوں کی اکثریت اس سے غافل ہے۔ ارکان اسلام سے مراد ایسے ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ اس عمارت کی بخوبی حفاظت اسی صورت ہو سکتی ہے جب اس کے ستون مضبوطی کے ساتھ استوار ہوں۔ اس عمارت کے ستون عقیدہ، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج پر مشتمل ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ان ارکین کو حکم خداوندی کے مطابق بجالانا از بس ضروری ہے۔ اسی امر کو سامنے رکھتے ہوئے زیر نظر کتاب "دین کی باتیں حصہ اول" میں مصنف مولوی عبد الشکور طوروی نے ارکان اسلام، کو قرآن واحادیث اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عمدہ اور بہترین انداز سے پیش کرتے ہوئے نہایت ہی عام فہم اور سادہ انداز بیان اپنایا ہے۔

کتاب فضائل نماز از مفتی محمد عبد الرحیم

کتاب کے مصنف مفتی محمد عبد الرحیم، بلوچستان کے ضلع خضدار کے باشندہ ہیں۔ مذکورہ کتاب میں نفلی نماز کے اوقات اور فضائل بیان کے گئے ہیں۔ بے نمازی کے متعلق چاروں ائمہ کے اقوال کو بیان کیا گیا ہے اور کتاب عام فہم اور سلیس زبان میں ہے۔

کتاب میں شامل مضامین کی فہرست درج ذیل ہیں:

پنجگانہ نماز، نماز باجماعت، پانچ اوقات کی نماز فرض،، وعید بے نماز کے لئے، بے نماز کے لئے شرعی سزا۔[9]

نمونہ تحریر

"1۔ نماز کا چھوڑ دینا کفر ہے۔ امام احمد بن حنبل

2۔ بے نمازی واجب القتل ہے۔ امام شافعی

3۔ بے نمازی کو مسلمان کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ شیخ سید عبد القادر جیلانی۔[10]

یہ عبارت نماز کی اہمیت اور نماز نہ پڑھنے والوں کے بارے میں علماء کی مختلف آراء پر روشنی ڈالتا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے مطابق نماز ترک کرنا کفر کے مترادف ہے، امام شافعیؒ کا عقیدہ ہے کہ نماز نہ پڑھنے والے کو موت کی سزا ملنی چاہیے اور شیخ سید عبد القادر جیلانیؒ کا اصرار ہے کہ کسی غیر نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جانا چاہیے۔

پروفیسر ڈاکٹر کلیم اللہ زائد بلوچ کتاب فضائل نماز کے متعلق لکھتے ہیں:

"کتاب میں نماز پنچگانہ کے تارکین کے بارے میں سزائیں تحریر کی گئی ہیں۔ بے نمازی کے متعلق چاروں ائمہ کرام کے اقوال کو تحریر کیا ہے۔"[11]

موصوف نے اس کتاب میں پنچگانہ نمازوں، دیگر نفلی نماز کے اوقات اور فضائل بہت ہی عمدہ پیرائے میں بیان کئے ہیں۔ نماز کی اہمیت کے پیش نظر متقدمین ومتاخرین علمائے کرام نے مختلف اسالیب کے ساتھ مختصر ومفصل کتابیں تحریر کی ہیں زیر نظر کتاب فضائل نماز بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

فضائل وبرکات وضو از مولانا عبد القدوس الحسنی

مولانا عبد القدوس الحسنی صوبہ بلوچستان کے ایک بڑے عالم دین اور مبلغ وخطیب تھے۔ آپ کا تعلق محمد حسنی قبیلہ سے ہے۔ زیر نظر کتاب میں طہارت کے حوالے سے قرآن وحدیث کی روشنی میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اور مختلف دعاؤں کے فضائل بیان کے گئے ہیں۔ کتاب میں شامل مضامیں کی فہرست:

طہارت، پاکیزگی کی حقیقت۔[12]

نمونہ تحریر

"فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ۔[13]

ترجمہ:۔ اس میں ہمارے ایسے بندے ہیں جو بڑے پاکیزگی پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہے اور پاک صاف رہنے والے بندوں سے محبت کرتا ہے۔

مذکورہ آیت قرآن کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صفائی اور پاکیزگی سے محبت کرنے والوں کی تعریف کی ہے اور اللہ پاکیزگی برقرار رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یہ آیت صفائی اور پاکیزگی کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ اسلام میں صفائی ستھرائی کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، نہ صرف جسمانی صفائی جیسے جسم، لباس اور ماحول کے لحاظ سے بلکہ اندرونی پاکیزگی کے لحاظ سے بھی، بشمول ارادے، عقائد اور اخلاقی کردار کے لحاظ سے۔ درحقیقت پاکیزگی ایمان کا لازمی جزو ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے: پاکیزگی ایمان کا نصف حصہ ہے۔ لہٰذا یہ آیت نہ صرف صفائی ستھرائی کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے بلکہ ہمیں اپنی زندگیوں

میں صفائی ستھرائی اور پاکیزگی اپنانے کی ترغیب دیتی ہے تاکہ ہم اللہ کی محبت کے مستحق بن سکیں۔زیر نظر کتاب پر پروفیسر ڈاکٹر کلیم اللہ زائد بلوچ تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کتاب میں آپ نے طہارت سے متعلق قرآن احادیث سے تفصیلی وضاحت فراہم کی ہے۔اور برھان و دلائل کے ساتھ بتایا ہے کہ ایک مسلمان کے لئے طہارت کتنی ضروری ہے۔ کتاب میں مسنون دعائیں بھی تحریر کی گئی ہیں اور ان دعاؤں کے فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں اور یہ کتاب علمی اعتبار سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔[14]

مسائل رمضان از ابومظہر عبداللطیف دھرم

آپ کا تعلق کوئٹہ سے ہے۔ آپ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شاعر اور ادیب بھی ہیں۔زیر نظر کتاب میں رمضان المبارک کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے کتاب عام فہم اور سلیس زبان میں ہے۔کتاب میں شامل مضامین کی فہرست درج ذیل ہیں:

سحری، افطاری اور روزہ کی نیت، جن حالات میں روزہ مکروہ ہو جاتا ہے، جن حالات میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے صرف قضا واجب آتی ہے اور کفارہ لازم نہیں آتا ہے، جن حالات میں روزہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن عذر دور ہونے پر رمضان کے بعد قضا ضروری ہے وغیرہ وغیرہ۔ نماز تراویح، اعتکاف صدقہ فطر، عید کی نماز۔[15]

پروفیسر ڈاکٹر کلیم اللہ زائد بلوچ آپ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

"آپ بلند پائے کے عالم، شاعر، ادیب اور مصنف ہیں۔زیر تبصرہ کتاب "مسائل رمضان" میں آپ نے انتہائی آسان اور عام فہم انداز میں روزے سے متعلق تقریباً تمام مسائل کو ترتیب وار یکجا کر دیا ہے"۔[16]

زیر نظر کتاب میں مصنف نے روزے کے احکام، رمضان کے روزے فرض ہونے کی شرائط، روزے کے صحیح ہونے کی شرائط، روزے سے متعلق چند مسنون کام، ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت، روزہ توڑنے والے امور، ممنوع یا مکروہ روزے، روزے کے فوائد، صدقۃ الفطر اور مستحب روزے وغیرہ جیسی اہم مباحث بیان کی ہیں۔

کتاب الحدود از غلام کبریا خان

آپ ہندوستان کے امرتسر میں پیدا ہوئے اور آپ اپنے والد کے ہمراہ کوئٹہ تشریف لائے۔ ابتدائی تعلیم یہی سے حاصل کی اور ہمیشہ کے لئے کوئٹہ میں سکونت اختیار کرلی۔زیر نظر کتاب میں آپ نے اللہ کی قائم کردہ حدود اور قوانین پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔کتاب میں شامل مضامین کی فہرست درج ذیل ہے:

حدود، زنا۔ تہمت، بغاوت، فساد[17]

نمونہ تحریر

"کسی مادی شے کو کاٹنا جو بصر سے محسوس یا معقول اشیاء کو جدا کرنا جس کا ادراک بصیرت سے ہو: قطع ید کے لفظ کو ملحوظ رکھا جائے تو مفہوم یہ ہے کہ چور کے ہاتھ کو چوری سے روک دو یا بند کر دو، ہاتھ کاٹنے سے یہ مدعا تو حاصل ہو جاتا ہے۔"[18]

اس عبارت میں "قطع ید" کے لفظ کی وضاحت کی گئی ہے، جس کا مطلب ہے چور کو اپنے ہاتھ سے چوری کرنے سے روکنا یا بند کرنا۔ ہاتھ کاٹنے کا مقصد چوری کے عمل کو ختم کرنا ہوتا ہے یعنی ہاتھ کاٹنے سے چور دوبارہ چوری نہیں کر سکے گا۔ پروفیسر ڈاکٹر کلیم اللہ زائد بلوچ غلام کبریا خان کے متعلق لکھتے ہیں:

"مؤلف رحمہ اللہ امر تسر کے قصبہ نتھا میں پیدا ہوئے۔ اس کے بعد آپ اپنے والد کے ہمرا کوئٹہ تشریف لائے۔ اور ہمیشہ کے لئے یہاں سکونت اختیار کی آپ نے ابتدائی علوم کوئٹہ میں حاصل کیے اور پھر مختلف علاقوں میں علماء کرام سے علمی استفادہ کیا۔"[19]

زیر نظر کتاب میں مصنف نے اللہ کی قائم کردہ حدود اور قوانین پر مفصل انداز میں روشنی ڈالی ہے، جس میں زنا، تہمت، بغاوت، فساد، قتل، قتل خطاء، اور ان کی سزا کے بارے میں بھی تفصیل سے لکھتے ہوئے حدود اللہ کے قیام پر خصوصی زور دیا ہے۔ نیز مصنف نے پرویزی مکتبہ فکر کی حدود سے متعلق خیالات کو گمراہ کن اور تباہ کن قرار دیتے ہوئے مدلل انداز میں ان کا جواب دیا ہے۔

معین الفرائض از مفتی محمد حسن اجمیری

آپ صوبہ خیبر پختون خواہ کے ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی اور مزید تعلیم کے حصول کے سلسلے میں سندھ کا رخ کیا۔ فراغت کے حصول کے بعد کوئٹہ میں عید گاہ ریلوے کالونی میں ایک دینی ادارہ مدرسہ جامعہ اسلامیہ کے نام سے قائم کیا اور تاحیات اسی مدرسے میں اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ کتاب الفرائض میں علم میراث کے حوالے سے تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ کتاب علم میراث ایک بہترین اور عمدہ کتاب ہے۔ کتاب کے مضامین کی فہرست درج ذیل ہیں:

تعریف، موضوع، غرض، وجہ تسمیہ، ترکہ کے مصارف اور مستحقین کا ترتیب وار بیان، ورثاء اور ان کی قسمیں، موانع وارثت کا بیان، میراث کے شرعی حصہ اور ان کے مستحقین، نقشہ حالات ذوی الفروض، عصبیات کا بیان، ذوی الارحام کا مختصر بیان، حجب کا بیان، مخارج کا بیان، عول کا بیان، اعداد کی نسبتوں کا بیان، تصحیح کا بیان۔[20]

نمونہ تحریر

"یہ چند قواعد اور جزئیات فقہ کا ایسا علم ہے جس کے جاننے سے میت کے شرعی ورثاء اور ان میں شرعی اصول سے تقسیم ترکہ کا طریقہ معلوم ہو جاتا ہے، اس علم کا موضوع میت کا ترکہ اور اس کے مستحقین ہیں۔"[21]

یہ متن وراثت کے قانونی اصولوں پر روشنی ڈالتا ہے، جس کے ذریعے میت کے حقیقی وارثوں اور ان کے درمیان جائیداد کی تقسیم کے طریقہ کار کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ اس علم کا بنیادی موضوع میت کی جائداد اور اس کے مستحقین کی شناخت ہے۔ یہ علم اسلامی فقہ کے متعدد اصولوں اور تفصیلات پر مشتمل ہے جو میت کی وراثت کی شرعی تقسیم اور وارثین کے حقوق کے تعین میں مدد کرتے ہیں۔ اس علم کا مرکزی موضوع میت کی چھوڑی ہوئی جائیداد اور وہ افراد ہیں جو شریعت کے مطابق اس کے حقدار ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر کلیم اللہ زائد بلوچ آپ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

"مفتی محمد حسن اجمیریؒ ایک ممتاز عالم دین گذرے ہیں آپ 1882 عیسوی کو دبدل کاچ ضلع ہزارہ، صوبہ خیبر پختون خواہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام مولانا حاجی احمد خان تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے

میں حاصل کی اس کے بعد مزید حصولِ علم کے لیے سندھ چلے گئے جہاں معروف عالم دین مولانا احمد علی لاہوریؒ سے استفادہ کرتے رہے کچھ عرصہ بعد آپ علم حدیث کے حصول کے سلسلہ میں اجمیر شریف چلے گئے وہاں علم حدیث کی تعلیم مولانا امین الدین سے حاصل کی اور پھر وہی اسی مدرسہ میں درس و تدریس کی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ بلوچستان آئے یہاں آپ مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ میں درس و تدریس سے وابستہ رہے پھر 1373ھ بمطابق 1953 میں کوئٹہ کی عید گاہ ریلوے کالونی کے نزدیک آپ نے مدرسہ جامعہ اسلامیہ نامی دینی ادارہ قائم کیا۔ آخر دم تک یہی تدریسی خدمات انجام دیتے رہے آخر کار 1393ھ بمطابق 1973، یکم ذوی الحجہ کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔"[22]

علم الفرائض ایک اہم موضوع ہے جسے نصف علم کہا گیا ہے۔ مذکورہ کتاب میں مصنفؒ نے میراث کے اصول و قواعد کو آسان الفاظ میں مختلف مثالوں کے ذریعہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے نیز میراث اور اس کے متعلقات کو ایسے آسان پیرائے میں بیان کیا ہے جس سے ایک عام آدمی بھی استفادہ کر سکتا ہے۔

خلاصۃ البحث

بلوچستان کے علمائے کرام نے قرآن وحدیث اور فقہ کی نشر و اشاعت میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی علمی خدمات اور ان کی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج بلوچستان کے کونے کونے میں حلقائے درس و تدریس قائم ہیں۔ یہاں کے علماء کرام نے ایک طرف مسلمانوں کی اعتقادی و عملی گمراہیوں کو ختم کرنے کے لئے جہاں تبلیغ و تدریس کے ذریعے اسلام کی سچی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ وہاں تصنیف کے ذریعہ بلوچستان کی علمی تحریک میں جان ڈال دی ہے۔

یہاں کے علمی طبقہ نے ایک طرف منبر، تدریسی اداروں اور خطبات کے ذریعے عوام الناس کو نظریاتی، اخلاقی اور عملی گمراہیوں سے بچایا ہے تو دوسری طرف انہوں نے اپنی تحریروں اور فکری کاوشوں کے ذریعے اسلامی فکر کی مضبوط بنیادیں فراہم کی ہیں۔ ان کی ادبی تخلیقات نے نہ صرف بلوچستان میں مذہبی بیداری کو فروغ دیا بلکہ اسے ایک منظم فکری تحریک کی شکل دی جو آج بھی پھل پھول رہی ہے۔ یہ علما در حقیقت بلوچستان میں دینی اور فکری ترقی کے معمار ہیں جن کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

[1]۔ بھاگوی، ثناءاللہ، مولانا" فضائل ومسائل رمضان المبارک "عوامی پرنٹر اسٹیشن روڈ سکھر سندھ سن اشاعت 1397ء، ص4
Bhagoyi, Sanaullah, Maulana, Fazā'il o Masā'il-e-Ramzān al-Mubārak, Awāmi Printer Station Road Sukkur, Sindh, San-e-Ishā‘at 1397 Hijri, p. 4

[2]۔ ابومظہر، عبداللطیف دھرم "مسائل رمضان "مطبع اسلامیہ الیکٹرک پریس شارع اقبال، کوئٹہ، 1373ھ 1954ء، ص11
Abū Mazhar, ‘Abd al-Laṭīf Dharam, Masā'il-e-Ramzān, Maṭba‘ Islāmiyyah Electric Press, Shārah-e-Iqbāl, Quetta, 1373 Hijri / 1954 A.D., p. 11

[3]۔ زاہد، کلیم اللہ، پروفیسر، "بلوچستان میں بیسوی صدی میں لکھی جانے والی اسلامی کتب کا جائزہ" مقالہ برائے۔پی۔ایچ۔ڈی، غیر مطبوعہ، شعبہ تقابل ادیان، سندھ یونیورسٹی، جامشورہ، سندھ، 1997ء، ص135
Zāhid, Kalīmullāh, Professor, Balochistān meñ Beeswīñ Ṣadī meñ Likhi Jānē Wālī Islāmī Kutub kā Jā’iza, Maqālah barā’e Ph.D., Shu‘bah Taqābul-e-Adyān, Sindh University, Jamshoro, Sindh, 1997 A.D., p. 135

[4]۔ افغانی، مولانا شمس الحق "شرعی ضابطہ دیوانی" ادارہ نشر واعت اسلامیات، ملتان، سن اشاعت ندارد، ص11
Afghānī, Maulānā Shams al-Ḥaq, Shar‘ī Ẓābitah Dīwānī, Idārah Nashr-o-Ishā‘at-e-Islāmiyyāt, Multān, San-e-Ishā‘at Nā-Dārad, p. 11

[5]۔ ایضاً، ص126
Ibid, p. 126

[6]۔ شاہ، حمود وحید الرحمان، ڈاکٹر "صوبہ سرحد میں اسلامی ادب" مقالہ برائے پی ایچ ڈی۔ سندھ یونیورسٹی جامشورو، 1979ء، ص443
Shāh, Ḥamūd Waḥīd al-Raḥmān, Dr., Ṣūbah Sarḥad meñ Islāmī Adab, Maqālah barā’e Ph.D., Sindh University Jamshoro, 1979 A.D., p. 443

[7]۔ طوروی، عبدالشکور، مولوی "دین کی باتیں حصہ اول" اسلامیہ پریس کوئٹہ، 1951ء، ص7
Ṭorwī, ‘Abd al-Shakūr, Maulvī, Dīn kī Bātein Ḥiṣṣah Awwal, Islāmiyyah Press Quetta, 1951 A.D., p. 7

[8]۔ ایضاً، ص25
Ibid, p. 25

[9]۔ عبدالرحیم، محمد، مفتی "کتاب فضائل نماز" جامعہ غوثیہ، کراچی، ربیع الاول 1405ء، ص8
‘Abd al-Raḥīm, Muḥammad, Muftī, Kitāb Fazā’il-e-Namāz, Jāmi‘ah Ghawsiyyah, Karachi, Rabī‘ al-Awwal 1405 Hijri, p. 8

[10]۔ ایضاً، ص37
Ibid, p. 37

[11]۔ بلوچستان میں بیسوی صدی میں لکھی جانے والی اسلامی کتب کا جائزہ، ص140
Balochistān meñ Beeswīñ Ṣadī meñ Likhi Jānē Wālī Islāmī Kutub kā Jā’iza, p. 140

[12]۔ الحسنی، عبدالقدوس "فضائل وبرکات وضو" مسلم پریس جناح روڈ کوئٹہ، سن ندارد، ص3
al-Ḥasanī, ‘Abd al-Quddūs, Fazā’il o Barakāt-e-Wuḍū, Muslim Press Jinnah Road Quetta, San Nā-Dārad, p. 3

[13]۔ سورۃ توبہ 10: 108
Sūrah Tawbah 9:108

[14]۔ بلوچستان میں بیسوی صدی میں لکھی جانے والی اسلامی کتب کا جائزہ، ص، 141
Balochistān meñ Beeswīñ Ṣadī meñ Likhi Jānē Wālī Islāmī Kutub kā Jā’iza, p. 141

[15]۔ ابومظہر، عبداللطیف دھرم "مسائل رمضان" اسلامیہ الیکٹرک پریس، کوئٹہ، 1373ھ 1954ء، ص3

Abū Mazhar, ‘Abd al-Laṭīf Dharam, Masā’ il-e-Ramzān, Islāmiyyah Electric Press, Quetta, 1373 Hijri / 1954 A.D., p. 3

[16]۔ بلوچستان میں بیسوی صدی میں لکھی جانے والی اسلامی کتب کا جائزہ، ص، 141

Balochistān meñ Beeswīñ Ṣadī meñ Likhi Jānē Wālī Islāmī Kutub kā Jā’ iza, p. 141

[17]۔ غلام کبریا خان "کتاب الحدود" مطبع لیتھوافسٹ پریس کراچی، 1974ء، ص6

Ghulām Kibriyā Khān, Kitāb al-Ḥudūd, Maṭba‘ Litho Fast Press, Karachi, 1974 A.D., p. 6

[18]۔ ایضاً، ص56

Ibid, p. 56

[19]۔ بلوچستان میں بیسوی صدی میں لکھی جانے والی اسلامی کتب کا جائزہ، ص142

Balochistān meñ Beeswīñ Ṣadī meñ Likhi Jānē Wālī Islāmī Kutub kā Jā’ iza, p. 142

[20]۔ اجمیری، محمد حسن "کتاب الفرائض" مفتی، مطبع اسلامیہ پریس کوئٹہ، سن ندارد، ص4

Ajmērī, Muḥammad Ḥasan, Muftī, Kitāb al-Farā’ iḍ, Maṭba‘ Islāmiyyah Press Quetta, San Nā-Dārad, p. 4

[21]۔ ایضاً، ص87

Ibid, p. 87

[22]۔ بلوچستان میں بیسوی صدی میں لکھی جانے والی اسلامی کتب کا جائزہ، ص144

Balochistān meñ Beeswīñ Ṣadī meñ Likhi Jānē Wālī Islāmī Kutub kā Jā’ iza, p. 144